الکتاب الحکیم

عزیز زبیدی۔ واربٹن

زمین کتنی کیوں نہ ہو، جائز ہے

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ۝ وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ۝ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا ۝ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ۝ لَّٰكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ إِن تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنكَ مَالًا وَوَلَدًا ۝ فَعَسَىٰ رَبِّي أَن يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّن جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ۝ أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْرًا ... وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَا أَنفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ وَلَمْ تَكُن لَّهُ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ۝ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ ۚ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا (پ ۱۵۔ الکہف ع ۵)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) ان لوگوں سے ان دو شخصوں کی مثال بیان کرو جن میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دے رکھے تھے اور ہم نے ان کے گرداگرد کھجوروں کے درخت لگا رکھے تھے اور ہم نے دونوں (باغوں) کے بیچ بیچ میں کھیتی (بھی) لگا رکھی تھی، دونوں باغ اپنے پھل (خوب) لائے اور پھل (لانے) میں کسی طرح کی کمی نہ کی اور دونوں (باغوں) کے درمیان ہم نے نہر بھی جاری کر رکھی تھی تو باغوں کے مالک کے پاس (ہر وقت طرح طرح کی) پیداوار موجود رہتی تھی۔ ایک دن یہ شخص اپنے (کسی) دوست سے باتیں کرتے کرتے بول اٹھا کہ میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور (میرا جتھا بھی) بڑا زبردست (جتھا) ہے اور (وہ یہ باتیں کرتا ہوا) اپنے باغ میں گیا اور وہ (ناحق غرور اور

خدا کی ناشکری سے) اپنے نفس پر آپ ہی ظلم کر رہا تھا کہ میں نہیں سمجھتا کہ قیامت برپا ہو اور بالفرض (ہوئی بھی تو جب) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جاؤں گا (بہر حال اس) دنیا سے (تو اس جگہ کی) بہتر ہی پاؤں گا۔ اس کا دوست جو اس سے باتیں کرتا جاتا تھا (دوران گفتگو) بول اٹھا کہ کیا تو اس (پروردگار) کا منکر ہے جس نے تجھ کو پہلے مٹی سے پھر نطفے سے پیدا کیا پھر تجھ کو پورا آدمی بنایا۔ لیکن میں تو (یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ) وہی اللہ میرا پروردگار ہے اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔ اور جب تو اپنے باغ میں آیا تو تو نے (یوں) کیوں نہ کہا کہ یہ (سب) خدا کے چاہے سے ہوا ہے (ورنہ مجھ میں تو) بے مدد خدا کچھ بھی طاقت نہیں، اگر مال اور اولاد کے اعتبار سے تو مجھ کو اپنے سے کم سمجھتا ہے تو عجب نہیں میرا پروردگار تیرے باغ سے (بھی) بہتر (باغ) مجھ کو عطا فرمائے اور تیرے باغ پر (تیری) ناشکری (کی سزا میں) آسمان سے کوئی (ایسی) بلا نازل کرے کہ وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے یا اس کا پانی بہت نیچے اتر جائے اور تو اس کو کسی طرح طلب نہ کر سکے (چنانچہ عذاب نازل ہوا) اور اس (کے باغ) کی پیداوار (عذاب الٰہی کے) پھیر میں آ گئی اور وہ لاگت پر جو باغ میں لگائی گئی، اپنے دونوں ہاتھ ملتا رہ گیا اور (باغ کا یہ حال ہو گیا کہ) وہ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا پڑا تھا اور (مالک باغ) کہتا جاتا تھا کہ اے کاش! میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرتا۔ اور اس کا کوئی جتھا ایسا نہ ہوا کہ خدا کے سوا اس کی مدد کرتا اور نہ وہ (خود ہی) انتقام لے سکا۔ (اسی واقعہ سے (ثابت ہوا کہ) سب اختیار خدائے برحق ہی کو ہے، وہی بہتر ثواب دینے والا ہے اور (وہی آخر کار) بہتر عوض دینے والا ہے۔

ایک ایسا شخص جس کے پاس انگوروں کے دو باغ ہوں، ان میں کھیتی کا سلسلہ جدا ہو اور پھر اس قدر طویل سلسلہ ہو کہ ان میں نہر بھی ان کے لیے جاری ہو، اتنی بڑی زمینداری اور پھر حق تعالیٰ فرمائیں کہ ہم نے ان کو عطا کی تھی، اس امر کا بین ثبوت ہے کہ زمینداری اگر جائز کمائی اور محنت کا نتیجہ ہے تو طیب اور پاک ہے۔ ہاں اگر وہ زمینداری اور سرمایہ کے بل بوتے پر ملک و ملت اور عوام کے ساتھ نامناسب معاملہ کرتا ہے تو اس کو جرمانے اور ان کے خلاف مناسب تعزیریں قائم کی جا سکتی ہیں، لیکن اس کے باوجود ان کی رضا کے بغیر ان کی جائداد کو، کوئی بھی شخص اپنی تحویل میں لینے کا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔

آپ نے ملاحظہ فرما لیا ہو گا کہ: اتنی بڑی سرکشی، طغیان اور غرباء کے سلسلے میں ان کی اتنی بڑی بیدردی کے باوجود، حق تعالیٰ نے زمین کو اس کے حق ملکیت سے علیحدہ کرنے کا کوئی اعلان نہیں فرمایا۔